حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

رضا علی عابدی بحیثیت بچوں کے ادیب
(شعری درسی کتب کے خصوصی تناظر میں)

بشریٰ شاہین
ایم فل سکالر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد
ڈاکٹر سمیرا اکبر
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

Abstract:
Raza Ali Abidi is a well-known broadcaster, Journalist and writer of Urdu language. He serves a long period of his life in a famous and prestigious broadcasting organization of England BBC. His Urdu radio programme was very popular in the Urdu world. Most of his radio programmes also compiled in book form and published from Sang-i-meel publication Pakistan. He also creates a lot of literature for children. Some of his books contain stories and poems, while some books are pure educational in nature. In this article his educational books for children are discussed.

Key words: Raza Ali Abidi, BBC Urdu, Sang-i-meel publications, Educational books, Gungunata Qaida, Pehla tara

رضا علی عابدی ایک پاکستانی سفر نامہ نگار صحافی، مصنف اور محقق ہیں۔ان کی عمر کا ایک طویل عرصہ عالمی نشریاتی ادارے بی بی سی ریڈیو میں گزرا، کئی کتب کے مصنف و مؤلف ہیں۔رضا علی عابدی ہندوستان کے علاقے روڑکی برطانوی ہندوستان میں 30 دسمبر 1935 کو پیدا ہوئے۔انہوں نے ابتدائی تعلیم ہندوستان کے علاقے یوپی سے حاصل کی۔بعد ازاں 1950ء میں خاندان کے ہمراہ پاکستان آگئے۔انہوں نے صحافت کو بطور پیشہ اپنایا۔انہوں نے 1965ء کی جنگ کو نہ صرف دیکھا بلکہ اسے مکمل اخبار میں بھی رپورٹ کیا۔بعد ازاں انہیں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے انگلستان اسکالر شپ پر جانے کا موقع ملا۔وہاں وہ 1972ء میں بی بی سی کی اردو سروس سے منسلک ہو گئے اور اس معروف نشریاتی ادارے میں اپنی زندگی کا ایک ایک بڑا حصہ گزارا۔بی بی سی نے انہیں پاکستان بلکہ پوری دنیا کے اردو بولنے والوں کے دلوں میں جا بٹھایا۔رضا علی عابدی ایک کثیر التصانیف اور معروف ادیب ہیں۔ان کے ریڈیو پروگرام اور ان پروگراموں پر مشتمل کتب (کتب خانہ، شیر دریا، ریل کہانی، جرنیلی سڑک، جہازی بھائی) بہت معروف ہوئیں۔

رضا علی عابدی نے بچوں کے لیے بھی بہت سا ادب تخلیق کیا۔اس میں کچھ کہانیوں (کمال کے آدمی، قاضی جی کا اچار، مُن مُن، چمپا، پہلی کرن) اور نظموں کی کتب (نٹ کھٹ لڑکا اور دوسری نظمیں) ہیں، جبکہ کچھ کتابیں درسی نوعیت کی ہیں جو بچوں کو حروف تہجی یا گنتی سکھانے کے لیے ہیں۔ان کتب میں "چوری چوری چپکے چپکے"، "بندر کی اب پ"، "گنگناتا قاعدہ" اور "پہلا تارا" شامل ہے۔

رضا علی عابدی ایک ایسے لکھاری ہیں جن کی دسترس میں بدلتا ہوا سماج، بچوں کی نفسیات اور اُن کے احساسات ہیں۔عابدی صاحب کی شاعری کا مطالعہ کرتے ہوئے جابجا یہ احساس ہوتا ہے کہ ایک بڑا ادیب بچوں کے لیے شاعری تخلیق نہیں کر رہا بلکہ ایک بچہ اپنے رجحان کے مطابق شعر تخلیق کر رہا ہے۔

اُن کا یہ اندازِ اسلوب نرالا اور انوکھا ہے کہ وہ بچوں کی سطح پر اُتر کر اُن کے لیے ادب تخلیق کرتے ہیں۔اس کی سادہ سی مثال اُن کی کتاب "گنگناتا قاعدہ" ہے۔اگرچہ یہ اردو حروف تہجی یاد کرانے اور سکھانے کے اعتبار سے مارکیٹ میں دستیاب عام قاعدوں کی طرح ہی ہے۔ لیکن رضا علی عابدی نے حروف تہجی پڑھانے، سکھانے، بتانے اور

سمجھانے میں موسیقیت کو مدِ نظر رکھا ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہوتا ہے۔ "گنگناتا قاعدہ" اس میں صرف قافیہ پیمائی ہی نہیں کی گئی بلکہ یہ حرف کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ چند لفظوں کی ایک سطر میں پس پردہ ایک کہانی بیان کی گئی ہے۔اس میں گہری معنویت اور بصیرت کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

اس قاعدے میں پہلا حرف "ا" ہے۔ مصنف نے "ا" کے حرف سے والد اور والدہ کے لیے امی اور ابو کا لفظ تخلیق کیا ہے۔ یہ الفاظ والدین کو مخاطب کرنے کا اردو زبان کا خوبصورت مرقعہ ہے اور یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ جو محبت، عقیدت اور احترام والدین کو امی ابو پکارنے میں ہے وہ یقیناً ماما پاپا میں نہیں۔ رضا علی عابدی لکھتے ہیں:

"اسے امی، اسے ابو۔۔۔"(۱)

عام قاعدوں میں "ب" سکھاتے ہوئے عموماً ب سے بکری پڑھایا جاتا ہے۔ لیکن عابدی نے "ب" سے بکری آگئی ہے۔ لکھ کر کچھ آگے کی بات کی کیونکہ بکری کے ذکر کے ساتھ اُس کے آنے کا تذکرہ کر کے کچھ سوالات پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ یہ ان کا فنکارانہ اسلوب ہے۔ انہوں نے یہ حرف کے بعد نئے آنے والے حرف سے اک تعلق جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ یہ پہلی بار عابدی کے ذہن کی کاوش دیکھنے میں آئی ہے کہ دو حروف کے درمیان سادہ سی مطابقت ہونے کے ساتھ انہوں نے ایک پوری کہانی تخلیق کر دی ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

"پ سے پتے کھا گئی۔"(2)

یہ طریقہ تدریس جدید دور کے طریقوں میں سب سے معیاری مانا جاتا ہے۔ جس کے ذریعے طلبہ کو تعلیم نہایت موثر انداز میں دی جاتی ہے۔ پ کے بعد "ت" آتا ہے جس طرح عابدی صاحب نے "ب" اور "پ" کے درمیان ایک تعلق قائم کیا بالکل اسی طرح "ت" اور "ٹ" کے درمیان بھی ایک ربط قائم کیا گیا ہے اور بالکل اسی طرح کی ایک کہانی تشکیل دینے کی کوشش کی گئی ہے جیسی گزشتہ الفاظ میں کی گئی تھی۔ "ت" کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ت سے ترازو کھولو۔"(3)

مذکورہ سطور میں ایک ایسی خاتون تصویر میں دکھائی گئی ہے جو خالی ترازو اور ہاتھ میں ایک باٹ لیے زمین پر بیٹھی ہے۔ اُس کا لباس چہرہ اور حلیہ بتا رہا ہے کہ وہ کوئی دیہاتی خاتون ہے اور کچھ بیچنے کے لیے بیٹھی ہے۔ ان باتوں کا جواب اگلے حرف "ٹ" میں دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ٹ" سے ٹماٹر تولو۔"(4)

ٹماٹر تولنا پچھلے حرف ت کے بارے میں اٹھنے والے سوالوں کا جواب ہے جس میں ترازو کھولنے کا حکم دیا گیا اور ٹ میں ٹماٹر تولنے کا ترازو اور ٹماٹر کاروباری اعتبار سے لازم و ملزوم ہیں۔ اس طرح ترازو کھولنے کے بعد ٹماٹر تولنے کا تذکرہ ایک خاتون کی معاشرتی، سماجی اور عائلی زندگی کے بارے میں دلچسپ کہانی پیش کر رہا ہے۔ "گنگناتا قاعدہ" اس ضمن میں درسی کتب کے حوالے سے ایک دلچسپ کتاب ہے۔ جو صرف پڑھنے اور رٹا لگانے کے لیے نہیں بلکہ سمجھنے اور سوچنے کی بھی دعوت دیتا ہے۔ اس بارے میں رضا علی عابدی رقمطراز ہیں:

"حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب صرف بچوں کے لیے نہیں ہر عمر کے طالب علموں کے ہے ظاہری طور پر اس میں نوعمر طالب علموں کی رغبت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ لیکن نوجوان طالب علم بھی اس سے یکساں استفادہ کر سکتے ہیں۔"(5)

"بندر کی ا، ب، پ" رضا علی عابدی کی ایک دلکش اور اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ جس میں ایک بندر کو تصویر کی مدد سے شرارتیں کرتا ہوا دکھایا گیا ہے اور ساتھ ساتھ حروف تہجی کے تمام حروف کو پڑھانے اور یاد کرانے کے لیے دلچسپ انداز اختیار کیا گیا ہے اس کتاب کے بارے میں رضا علی عابدی کی اپنی رائے یہ ہے:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

”اس کتاب کا منفرد انداز یہ ہے کہ اس میں ہر حرف سے شروع ہونے والے اسم اور فعل کو چھوٹے چھوٹے جملوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ بچے اس نہ رکنے والے کھیل ہی کھیل کے ساتھ ساتھ روزمرہ استعمال میں آنے والے اسم اور فعل سے بھی متعارف ہو سکیں گے اور تفریح میں ہی اس متحرک کتاب سے کچھ سیکھ سکیں گے۔“(6)

رضا علی عابدی نے اپنی اس کتاب میں بندر کو حروف کے مطابق حرکات کرتے بیان کیا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ بندر کی حرکتوں سے بچے، بڑے اور بوڑھے سب ہی محظوظ ہوتے ہیں۔ بندر چاہے جنگل میں ہو یا چڑیا گھر میں اسے سب شوق سے دیکھتے ہیں۔ اسے حرکتیں اور نقالی کرتے ہوئے دیکھ کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اس قاعدی کا آغاز ملاحظہ ہو:

”انڈے ابالے

ب بارش میں بازار بھاگا

پ پانی پر پھسلا۔۔۔“(7)

ان حروف میں بندر کو انڈے اُبالتے دکھایا گیا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ سردیوں کا موسم ہے۔ جس میں بچوں کو جب سردی لگ جاتی ہے تو مائیں انڈہ اُبال کر دیتی ہیں۔ بچے اتنے شوق سے نہیں کھاتے۔ اس لیے بچوں کو انڈے ابالتے ہوئے بندر کو دکھایا گیا ہے تاکہ اُن میں انڈے کھانے کی رغبت پیدا ہو۔

اگلے حرف ”ب“ میں دکھایا گیا ہے کہ بندر بارش میں بھیگا ہے۔ اس لیے اسے سردی لگ گئی ہے اور ”پ“ سے پانی پھسلا دکھایا گیا ہے۔ پانی پر پھسلنا شرارت کی عکاسی کی گئی ہے۔ جو بچوں کی نظر میں ایک کھیل ہے۔ اگر ان تینوں حروف کو ملا کر دیکھا جائے تو ایک کہانی سامنے آتی ہے کہ ایک بندر بارش میں نہاتے ہوئے اٹکھیلیاں کرتا ہے اور پھسل کر پانی میں گر جاتا ہے۔ یوں اسے سردی لگ جاتی ہے اور وہ انڈا اُبال کر اپنا علاج کرتا ہے۔

”ج“ جامنی رنگ کے جُوتے جوڑے بندر کو ایک موچی کی طرح جوتے مرمت کرتے دکھایا گیا ہے اور اس کو جامنی رنگ کے جوتے پہنے بھی دکھایا گیا ہے۔ جوتے بڑے بڑے ہیں جو دیکھنے میں بڑے مزاحیہ لگتے ہیں۔ جامنی رنگ کا ذکر کر کے تصویر کی مدد سے جامنی رنگ کی پہچان کرا دی گئی ہے۔ یوں یہ سلسلہ بچوں کو نہ صرف حروف کو پہچاننے میں معاون ہے۔ بلکہ رنگوں کی شناخت میں بھی کافی حد تک مددگار ثابت ہو گا۔

”چ“ چوبارے سے چھلانگ لگائی“(8)

بندر کو ایک پتنگ پکڑتے ہوئے دکھایا گیا ہے کہ وہ ایک چوبارے سے نیچے گر گیا ہے۔ یوں بچوں کو پتنگ بازی سے روکنے کی کوشش کی ہے اُن کو تشبیہ کی گئی ہے کہ پتنگ بازی سے جان جانے کا خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔ کھیل کھیل میں صرف پڑھائی یا حروف کی پہچان ہی نہیں کرائی گئی بلکہ بچوں کی ذہنی تربیت بھی کی گئی ہے۔

”ص صبح صبح صفائی کی

ض ضمیر سے ضد کی“(9)

”صفائی نصف ایمان ہے“ صبح سویرے صفائی کرنا بہترین عمل ہے۔ عابدی صاحب نے بندر کو گھر کی صفائی کرتے دکھا کر یہ پیغام دیا ہے کہ صفائی اسلام میں کس قدر ضروری ہے۔ بچوں کو صفائی کی ترغیب دینے کے لیے یہ سکھایا گیا ہے۔ ضد کرنا بُری بات ہے۔ بچوں کو یہ بات سمجھانے کے لیے ان میں اچھی عادات واطوار ڈالنے کے لیے بندر کی حرکات کو مثال بنایا گیا ہے۔ رضا علی عابدی کا حروف تہجی سیکھانے کا انداز بہت انفرادی نوعیت کا ہے۔ اس سلسلے میں ان کی کتاب ”چوری چوری چپکے چپکے“ ایک ایسا شاہکار ہے جس میں بچوں کی تعلیم و تربیت اور سیکھنے کے لیے بہت کچھ ہے۔ بقول رضا علی عابدی:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

"آیئے ملیں حروفِ تہجی اوران چیزوں سے جو کتاب میں ہمارے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہی ہیں لیکن ان کو ڈھونڈنے کے لیے آپ کو ایک ننھی سی نظم بھی گانی پڑے گی۔آپ بھی اس کھیل میں چپکے سے شامل ہو جائیں اور پھر چوری چوری چپکے ان چیزوں کو تصویر میں ڈھونڈ نکالیں۔"(10)

رضا علی عابدی نے نہایت اچھوتے انداز میں حروف تہجی سکھانے کی کوشش کی ہے اس کتاب میں انہوں نے حروف سے شروع ہونے والی مختلف چیزوں کو تصاویر کی صورت میں بتادیا ہے۔اس طرح بچے ہر ایک حروف سے شروع ہونے والی ان چیزوں کی تصاویر دکھا کر ان کے نام پوچھے جاسکتے ہیں اس حوالے سے ایک کام یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دو یا دو سے زائد بچوں کے مابین مقابلہ بھی کرایا جاسکتا ہے جو بچہ زیادہ چیزوں کے نام بتائے گا وہ جیت جائے گا۔اس طرح کھیل کھیل میں بچے سیکھ جاتے ہیں۔

کتاب کا نام "چوری چوری چپک چپکے" رکھنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ بہت سی چیزیں آسانی سے ملنے والی نہیں ہوتی انہیں چوری چوری چپکے چپکے تلاش کرنا پڑتا ہے۔اس کتاب میں حروف تہجی کے تین منفرد حروف نظم کی صورت میں لکھ کر ساتھ تصاویر بنادی جاتی ہیں ان تصاویر میں حروف تہجی سے شروع ہونے والی چیزیں اور نام بھی بنائے جاتے ہیں۔ان سے حروف تہجی تک رسائی حاصل کر کے زیادہ سے زیادہ بچے سیکھ سکتے ہیں۔

مثلاً:

"چوری چوری چپکے چپکے
ننھی ننھی آنکھوں سے
مَیں ڈھونڈوں ان چیزوں کو
اسے جو بن سکتی ہیں۔"(11)

اس نظم میں پہلی تین سطریں وہ ہیں جو ہر حرف کے لیے دہرائی جاتی ہیں۔چوتھی سطر میں اس حرف کا بیان ہے جن سے چیزیں بن سکتیں ہیں۔

"ا" سے بننے والی چیزیں ہیں "امرود" ، "اینٹیں"، "انار" ، "اناس" ، "انگور"، "آلو"، "آم' "ا" سے بننے والے نام ہیں۔"امداد"، "انور"، "ا" کے بعد "ب" ، "پ" سے بننے والے حرف چوری چوری چپکے چپکے تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

"ب" سے (ا) بطخ (۲) بلی (۳) بادل (۴) بیل گاڑی (۵) بارش (٦) بٹی (۷) بادشاہ (۸) بستہ

اسی طرح پ سے بننے والی چیزیں ہیں: "پ" سے (ا) پانی (۲) پنکھا (۳) پُل (۴) پلیٹ (۵) پرندے (٦) پتے

ا، ب، پ سیکھانے کے حوالے سے یہ انداز ذخیرہ الفاظ میں اصناف کے ساتھ ساتھ بچوں کو دلچسپی اور لطف اندوز ہونے کا سامان بھی مہیا کرتا ہے۔

"ت، ٹ، ث" سے بننے والی چیزوں کی فہرست کچھ اس طرح ہے:

"ت" سے (ا) تصویر (۲) تارے (۳) تتلی (۴) تالا (۵) توپ (٦) تار

"ٹ" سے بننے والے الفاظ اور چیزیں یہ ہیں:

(ا) ٹیلی فون (۲) ٹیلی وژن (۳) ٹماٹر (۴) ٹوپی (۵) ٹوکری

رضا علی عابدی نے بچوں کے لیے جتنی بھی کتب لکھی ہیں وہ بچوں کی عمر، ذہانت اور پسندیدگی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے لکھی ہیں۔ان کتب کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ان کی زیادہ تر توجہ پڑھانے کی بجائے سکھانے پر ہوتی ہے۔وہ روایتی انداز میں بچوں کو سکھانے کی بجائے ان کے معیار کے مطابق جدت لاتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہر آنے والا سال بچوں کے لیے پہلے سے زیادہ ترقی یافتہ ہوتا جارہا ہے۔نئی نئی دریافتیں، کمپیوٹر اور مصنوعی ذہانت نے نئے در وا کر دیئے ہیں۔اسی لیے اِس عہد کی پروردہ نسل بہت ذہین، تیز اور سمارٹ ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ بچوں کو اب روایتی طرزِ تعلیم کی بجائے جدید طریق ہائے تدریس پر لایا جائے۔ان کے عہد اور سوچ کے مطابق سلیبس ترتیب دیا جائے اور جدید ترین آلات کو اس طرح رسائی میں لایا جائے کہ اس کا تعلق براہِ راست علم تک ہو۔

اپنی کتاب "پہلا تارا" کی افادیت کے بارے میں رضا علی عابدی لکھتے ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

”یہ کتاب ان طالب علموں کے لیے زیادہ کارآمد ہے کہ اردو زبان جن کے کانوں میں پڑتی ہوئی ہے۔ ذہین طالب علم اسے خود پڑھ سکتے ہیں، لیکن جن بچوں کو رہنمائی کی ضرورت ہو ان کی رہنمائی کریں۔ جو اردو کے الفاظ سے نابلد وہ اس کتاب کو بنیادی لفظ سیکھنے میں مفید پائیں گے۔“(12)

یہ کتاب ہر عہدہ ہر طرح کے بچے کے لیے ہے ذہین بچے بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں اور کمزور بچوں کو بھی رہنمائی ہو سکتی ہے۔ انہوں نے اِس کتاب میں تمام بچوں کو سامنے رکھتے ہوئے الفاظ اور جملوں کو ترتیب دیا ہے اور آخر میں اس کتاب کا طریق مطالعہ بھی خود بتادیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

”چونکہ یہ کتاب ہر عمر کے طالب علموں کے لیے لکھی گئی ہے اس لیے ہر سبق کی ابتدائی سطریں نو عمر طالب علموں کے خیال سے سادہ اور آسان رکھی گئی ہیں اور آخری سطریں قدرے پیچیدہ ہیں نالہ شروع کی سطروں کی اچھی طرح پہچان ہو جائے۔“(13)

رضا علی عابدی نے اس کتاب میں پرانے قاعدوں کی طرح روایتی انداز میں اور اسے کورٹے لگوانے کی بجائے لفظ سکھانے پر توجہ دی ہے۔ بچوں کو حروف میں الجھانے کی بجائے سیدھا لفظ اور اس کی آواز کی پہچان کرانے کی کوشش کی ہے۔ اس محنت طلب کام سے فائدہ یہ ہو گا کہ ایک طالب علم خود عبارت لکھنے کے قابل ہو جائے گا اور ساتھ ساتھ حروف کی بجائے الفاظ اور جملے ادا کرنے کے بھی قابل ہو جائے گا۔ ”پہلا تارا“ 32 اسباق یا 32 نظموں پر مشتمل ایک قاعدہ ہے جس میں اردو کے حروف تہجی کے اعتبار سے عبارت کی روانی کے ساتھ پڑھنے کی تربیت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

رضا علی عابدی نے بچوں کے لیے حروفِ تہجی سکھانے کا جو طریقہ اپنایا ہے وہ نہایت دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ منفرد بھی ہے۔ اس لیے انہوں نے جب بھی حروف کا اظہار کیا ہے ان حروف کی آوازوں سے متعلقہ بہت سے الفاظ صوتی آہنگ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کی مثال حرف ”آ“ اور ”ج“ کے امتزاج سے ایک نظم سی تشکیل دی ہے اور مذکورہ حروف سے بننے والے الفاظ اس طرح پیش کیے ہیں کہ پڑھنے اور سننے والوں پر ان کی آواز کا اثر اس طرح سے ہوتا ہے کہ یہ حروف ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ نظم ملاحظہ فرمائیں:

”آج آ“

بابا آج آ

جا بابا جا

باجا آجا

باجا نج

اب باجا بجا

جب باجا بجا(14)

”د“ اور ”ا“ کے حروف کی شناخت کے لیے اسی طرح ایک لفظوں کی بنت کاری کی گئی ہے۔ اس سبق میں حرف ”د“ سکھایا گیا ہے۔ ساری آوازیں زبر کی ہیں لیکن کہیں زبر لگایا نہیں گیا۔ آخری دو سطروں میں نسبتاً بڑے لفظ مرحلہ وار سکھائے گئے ہیں۔ طالب علم آسانی سے پڑھ لے تو اچھا ہے۔ زیادہ عمر کے طالب علموں کو یہ دو لفظ خوش خط لکھ کر سکھائے جا سکتے ہیں۔ مثال ملاحظہ فرمائیں:

”دادا آجا

دب جا

باجا داب

جب دبا

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

آب آبا آباد

آدا آدا آداب"(15)

رضا علی عابدی نے حروف سکھانے کے لیے جو طریقہ بنایا ہے وہ نسبتاً آسان ہے کیوں کہ یہاں حروف سے لفظ بنانے کا عمل اور ان لفظوں کی آوازوں سے زبر، زیر اور پیش کی پہچان بھی بخوبی ہو جاتی ہے۔ ''پ''اور ''چ'' کی پہچان کے لیے ان حروف کی تمام ممکنہ شکلیں اس انداز سے تحریر کی ہیں کہ ان کی الگ الگ پہچان نہایت آسانی سے ہو جاتی ہے۔

''دادی''

راوی جانا

باری باری جانا

باجی کو نگ دو

مونا کو دالدی

بی بی کب جاگی

راجا کی رانی

دادی کان کی بالی

رانا کو کالی گولی دی(16)

اس نظم میں یائے معروف یعنی چھوٹی ''ی'' کی تربیت کی مشق کی گئی ہے کہ یہ کس طرح الفاظ کے آخر میں آتی ہے اور ایک ہی آواز نکالتی ہے۔ ایسے ایک نظم ''نادر کا گھوڑا'' ہے اِس نظم میں سادہ سادہ مصرعوں کے ذریعے ''ر'' اور ''ڑ'' کا حرف سیکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ نظم میں بتایا گیا ہے کہ نادر کا گھوڑا میلا تھا وہ ایک ناگھر سے نکل کر تیز دوڑا چھلانگیں لگاتا ہوا حملوں کو توڑتا اور پھولوں کو توڑتا ہوا آگے بڑھا۔ اِس نظم میں گھوڑے کی حرکات بتاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ الفاظ ''ر'' اور ''ڑ'' کا تذکرہ ہے۔ نظم ملاحظہ فرمائیں:

''نادر کا گھوڑا''

نادر کا گھوڑا میلا بہت تھا

اک دن وہ نکلا سرپٹ جو دوڑا

ماری چھلانگیں چھینکی جو ٹانگیں

گملوں کو پھوڑا پھولوں کو توڑا

مرغی کے چوزے گھبرا کے بھاگے

نادر کی بچی زوروں سے چیخی

دادا پکارے اللہ بچائے

نادر کا گھوڑا پُل پر سے کودا

دریا میں گر کر نکلا نہا کر

اب تو وہ گھوڑا اجلا بہت تھا(17)

عابدی نے اس کتاب میں لفظوں اور حرفوں کی روایتی ترتیب کو پس پشت ڈالتے ہوئے پہلے بنیادی حروف سکھائے ہیں ان میں بھی ان حروف کا انتخاب کیا گیا ہے جو ر پارہ سے زیادہ نے الفاظ بناتے ہیں ابتدا میں یہ سارے حرف الف کی مدد سے سکھائے گئے ہیں۔ زیر زبر اور پیش کی ترتیب کے بعد ''و'' اور ''ی'' تک حروف سکھائے گئے ہیں۔

اسے روزمرہ الفاظ کو سکھانے میں بہت سہل انداز اختیار کیا گیا ہے۔تاکہ بچوں کی دلچسپی برقرار رہے اور ان کی مطالعہ کی عادت پروان چڑھتی رہے۔الغرض رضا علی عابدی کی درسی کتب روایتی درسی کتب سے منفرد ہیں۔ان میں کھیل کھیل میں تعلیم دینے اور بچوں کی تربیت کی کوشش کی گئی ہے۔دوسری درسی کتب سے متن اور اُسلوب دونوں سطحوں پر مختلف یہ کتب بچوں کی نفسیات کے عین مطابق ہیں، دلچسپ ہیں اور اس میں رٹا کو فروغ دینے کی بجائے بچوں کو حروف سکھانے، سمجھانے اور ان کی پہچان کرانے کی بہت عمدہ کاوش کی گئی ہے۔

حوالہ جات

1۔ رضا علی عابدی، گنگناتا قاعدہ، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، س ن، ص1

2۔ ایضاً، ص:3

3۔ ایضاً، ص:4

4۔ ایضاً، ص:5

5۔ رضا علی عابدی، گنگناتا قاعدہ، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، س ن، ص53

6۔ رضا علی عابدی، بندر کی اب پ، لاہور: سنگِ میل پبلشرز، س ن، پس ورق

7۔ ایضاً، ص:2-4

8۔ رضا علی عابدی، بندر کی اب پ، ص9

9۔ ایضاً، ص:21-22

10۔ رضا علی عابدی، چوری چوری چپکے چپکے، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، س ن، ص پس ورق

11۔ ایضاً، ص:2

12۔ رضا علی عابدی، پہلا تارا، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، س ن، ص پس ورق

13۔ ایضاً

14۔ ایضاً، ص:3

15۔ ایضاً، ص:4

16۔ ایضاً، ص:13

17۔ ایضاً، ص:2